نعی الناعی بموت الفرد اُفّاً

ابیات فی رثاء شیخ المشائخ استاذ العلماء المفتی الاعظم فقیہ النفس العارف باللہ العلامہ محمد فرید نور اللہ مرقدہ وقدس اللہ سرہ

الحافظ محمد ابراھیم الفانی . المدرس بجامعة دارالعلوم الحقانیة اکورہ خٹک

نَعَی النَّاعِی بِمَوتِ الْفَرْدِ اُفّاً		فَرِیدُ وَافِیُ لِلْعَهْدِ اُفّاً

موت کی خبر دینے والے نے ایک ایسی شخصیت کی وفات کی اطلاع دی جو کہ (اپنے اوصاف وکمالات کے لحاظ سے) منفرد تھا' اور اس نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا میں اس عظیم حادثہ پر افسوس کرتا ہوں۔

فَهِیمُ عَالِمٌ حِبْرٌ ذَکِیٌّ		لِدَمْغِ الْکُفْرِ مِثْلُ السَّدِّ اُفّاً

وہ فرد فرید بہت ہی صاحب فہم وذکاء اور بہت بڑے عالم تھے اور کفر کے مقابلے میں سد سکندری کی مانند رہے اسلئے یہ واقعہ بہت (حسرتناک) ہے اور میں اس پر افسوس کرتا ہوں۔

مُفَسِّرِ وَقتِهٖ شَیخُ الْحَدِیثْ		شَهِیرٌ فِی احْتِمَالِ الْکَدِّ اُفّاً

وہ اپنے وقت کے مفسر قرآن اور شیخ الحدیث تھے اور (دینی علوم کی ترویج وتدریس میں) انتہائی محنت' کوشش اور مشقت برداشت کرنے والے سے مشہور رہے۔

بُخَارِیُ عَصْرِهٖ رَازِیُ زَمَانٍ		بِلَا رَیبٍ بِغَیرِ الرَّدِّ اُفّاً

وہ امام بخاری عصر اور امام رازی زمان تھے' اس بات میں کوئی شک نہیں اور یہ بات بلا تردد اور بغیر کسی رد وقدح کے کہی جاسکتی ہے۔

فَقِیهٌ عَارِفٌ مُفْتٍ جَلِیلٌ		هُوَ الْقَائِمُ مَقَامَ الْجُهْدِ اُفّاً

وہ فقیہ عارف (کامل) اور جلیل القدر مفتی اور (اس کے ساتھ) اجتہاد کے مقام اور مرتبہ پر فائز رہے

شَفِیقٌ مُشْفِقٌ شَیخُ السُّلُوكِ		وَهَادِی النَّاسِ عَینُ الْوُدِّ اُفّاً

وہ بہت ہی شفیق مہربان اور تصوف وسلوک کے شیخ تھے وہ لوگوں کے رہبر اور سرچشمہ محبت تھے۔

مَلَاذُ الْقَومِ اُسْتَاذُ الْمَشَائِخِ		وَوَالِینَا وَلِیُّ الرُّشْدِ اُفّاً

وہ قوم کا مرجع و ماویٰ اور مشائخ کے استاد تھے۔ وہ ہمارے والی اور رشد و ہدایت والے تھے

اَمِینُ اللّٰـہ سُلطَانُ الاَفَاضِلِ	وَذُو حُسنٍ سَعِیدُ الجَدِّ اُفّاً

وہ (اس زمین پر) اللہ کے امین اور فضلاء کے سلطان اور بادشاہ تھے۔ صاحب حسن اور باسعادت بخت اور قسمت والے تھے۔

ھُـو السَّبَّاقُ فِی مِیدَانِ عِلمٍ	وَحِید بَارِعُ فِی المَجُدِّ اُفّاً

وہ میدان علم میں سب پر سبقت لے جانے والے اور (اپنے عمل وفضل کے حوالے سے) یکتا مجد وشرف اور بزرگی میں باکمال تھے۔

وَسِیعُ الحِلمِ رَاسُ الاَتقِیَاء	بِاَوصَافِ عَدِیمُ الحَدِّ اُفّاً

وہ انتہائی بردبار متقی اور پرہیزگار بزرگوں کے رئیس تھے آپ کے اوصاف کمال کی کوئی حد اور انتہا نہ تھی

بِبَاکِستَانَ لیسَ لَـہُ نَظِیرُ	وَلَاثَانِ لَـہُ فِی الهِندِ اُفّاً

پاکستان میں (بلحاظ تقویٰ وعلم) آپ کی کوئی نظیر نہ تھی اور نہ ہندوستان میں آپ کا کوئی ثانی موجود تھا۔

دُمُوعُ الهِجرُ تَسکُبُ مِن عُیُون	فَوَا اَسَفَا بِنَارِ الوُجدِ اُفّاً

تمام لوگوں کی آنکھوں سے آپکی جدائی اور ہجر پر آنسو جاری ہیں۔ اس سوزش غم اور آتش فراق پر افسوس ہے۔

فَیَومُ وَفَاتِـہ یَومُ القِیَامَـہ	وَیَومُ الحَشرِ یَومُ البُعدِ اُفّاً

آپکی وفات کا دن (گویا) قیامت کا دن ہے۔ اور آپکی جدائی اور ہم سے دوری کا دن یوم الحشر ہے۔

فَفِی الاَکنَافِ ضَجٌّ وَاضطِرَابُ	بِفَوتِ النَّجمِ نَجمُ السَّعدِ اُفّاً

تمام اطراف (عالم) میں شور (ماتم) بپا ہے اور ہر طرف اضطراب و پریشانی کا عالم ہے۔ اس ستارے کے غروب (فوت) ہونے پر جو کہ بلند قسمتی اور خوش بختی کا ستارہ تھا۔ (اس شعر میں اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے العلماء نجوم الارض یعنی علماء زمین کے ستارے ہیں)

وَتبکِی قَریَتِی حُزناً وَغَمّاً	زَرَوبِینَا بِهٰذَا الفَقدِ اُفّاً

اور میرا قصبہ یعنی ہمارا زروبی آپ (حضرت مفتی صاحبؒ) کی جدائی اور ہم سے گم ہونے پر غم اور حزن کی وجہ سے گریہ کناں ہے۔

اَنَا المَحرُوقُ فَانٍ فِی الفِرَاقِ	وَشَیخِی فِی نَعِیمِ الخُلدِ اُفّاً

میں فانی آتش فراق میں جل رہا ہوں اور میرا شیخ (اور استاذ) جنت میں اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مجھے اپنی اس حالت پر افسوس ہے۔